مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، میرے والد صاحب کی اولاد میں آٹھ بیٹیاں اور دو بیٹے تھے، ان میں سے ایک بیٹی ان کی زندگی میں فوت ہو گئی تھی، جبکہ باقی اولاد ان کی وفات کے وقت سے موجود تھی، والد صاحب نے اپنے زمین جو کہ 427 کنال 17 مرلے پر مشتمل تھی، اپنے دونوں بیٹوں ضیاء اللہ اور عبدالقادر کو برابر دو حصوں میں تقسیم کر کے فروخت کر دی، زمین کا قبضہ بھی دے دیا، چھ جون ۱۹۶۶ کو بڑا بیٹا عبدالقادر رضائے الٰہی سے وفات پا گیا، عبدالقادر کی زمین جو کہ والد صاحب نے اس کو فروخت کی تھی، وہ واپس والد صاحب اور والدہ صاحبہ کو منتقل ہو گئی، والدہ صاحبہ نے اپنے حصے کی زمین میرے والد صاحب کو ہبہ کر دی، اس طرح سے والد صاحب دوبارہ 213 کنال 19 مرلے کے مالک بن گئے، میرے والد صاحب نے ۲۲ اگست ۱۹۸۲ کو 161 کنال زمین مجھے ہبہ کر دی اور قبضہ بھی دے دیا، اس طرح سے یہ پوری زمین پچھلے 55 سال سے میرے قبضے میں ہے اور میں اس پر کھیتی باڑی کر رہا ہوں، والد صاحب کی اولاد میں سے کسی نے آج تک زمین کا مطالبہ نہ کیا ہے، اب چار فروری ۲۰۱۹ کو میری ہمشیرہ جو کہ حیات ہیں، انہوں نے اپنے حصے کے لئے دعوی دیوانی دائر کیا ہے، یہ زمین ہبہ کرنے کے بعد والد صاحب تقریباً پچیس سال زندہ رہے اور میرے ساتھ ہی رہے، وہ فوجی پنشنر بھی تھے، مجھے آپ سے التماس ہے کہ میری رہنمائی فرمائیں تاکہ مندرجہ بالا صورتحال میں شرعی پوزیشن کیا ہے، میری زندہ بہنوں اور فوت شدہ بہنوں کا شرعی حصہ اگر میرے ذمہ بنتا ہے، تو رہنمائی فرمائیں۔

الجامعۃ الاشرفیہ
دار الافتاء
شارع فیروز پور لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

بشرط صحت بیان میں جب سائل کے والد نے اپنی ذاتی رقبہ 427 کنال 17 مرلے کے دو حصے کر کے دونوں بیٹوں کو فروخت کر دی تو دونوں بیٹے اس کے مالک بن گئے، پھر سائل کے بھا[ئی] عبدالقادر کی وفات سے ان کو فروخت کی گئی زمین ان کا ترکہ بن گئی، جس کے شرعی ورثاء میں ماں اور باپ تھے، پھر سائل کی والدہ نے اپنے حصے کی زمین سائل کے والد کو ہبہ کر کے ان کے مکمل قبضہ و اختیار میں دے دی، جس سے سائل کا والد پھر 213 کنال 19 مرلے کا مالک بن گیا، پھر والد صاحب نے ۲۲ اگست ۱۹۸۲ کو 161 کنال جگہ سائل کو ہبہ کر دی اور مکمل قبضہ و مالکانہ اختیار بھی سائل کو دے دیا، جس سے

سائل اپنی خریدی گئی زمین اور والد کی طرف سے ہبہ کی گئی زمین کا مالک بن گیا، جس پر سائل کا پچھلے ۵۵ سال سے سائل کے مکمل تصرف و قبضے میں ہے۔ لہذا صورت مسئولہ میں سائل کی خریدی ہوئی زمین اور والد کی طرف سے ہبہ کی گئی زمین کا مالک اکیلا سائل ہے، یہ رقبہ سائل کے والد میں کے ترکہ میں شمار نہیں ہوگا۔ لہذا اس رقبہ میں سے بہنوں کا حصہ مانگنا شرعا درست نہیں۔

نوٹ: مفتی صاحب غیب کا علم نہیں رکھتے، پوچھے گئے سوال کا جواب دیتے ہیں۔ اگر کوئی شخص غلط بیانی سے فتوی اپنے حق میں جاری کروا بھی لے، تب بھی جو مال دوسروں کا غلط بیانی / جھوٹ سے حاصل کرے گا، وہ اس کے لئے حلال نہ ہوگا۔ کل قیامت کو اسی کا گریبان پکڑا جائے گا۔

١ . كما في الدر المختار مع الشاميه. ٨/٤٩٣ زكريا
و تتم الهبته بالقبض الكامل،لقوله عليه السلام:لا تجوز الهبته إلا مقبوضة.
٢ . كما في الدر المختار ٨/٤٨٩ زكريا.
و شرائط صحتها في الموهوب أن يكون مقبوضا-الى-و تتم الهبة بالقبض الكامل.
٣. كما شرح المجلة ١/٤٧٤،٤٦٢
ويملك الموهوب له،الموهوب بالقبض شــرط الثبوت الملك و تتم بالقبض الكامل؛ لأنها من التبرعات، والتبرع لا يتم إلا بالقبض۔ والله تعالى اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۰۴/ربیع الاول/۱۴۴۴ھ

01/اکتوبر/2022ء

دار الافتاء
الجامعة الاشرفية
89/147
02/10/2022

الجامعة الاشرفية
دار الافتاء
شارع فیروزپور لاہور پاکستان

الجواب صحیح
شرافت رفیق
یکم اکتوبر 2022
۴ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ

الجواب صحیح